علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

مضمون	:	اصول تجارت
سطح	:	آئی کام/ایف اے
کوڈ	:	346
مشق	:	04
سمسٹر	:	بہار2025ء

سوال نمبر-1-مارکیٹنگ کی تعریف کریں نیز اس کے فوائد بیان کریں۔

جواب۔

مارکیٹنگ یا تشہیری مہم عام طور پر کسی چیز کی پبلسٹی کے لیے استعمال کیا جاتا ہےتشہیر ایک ایسا فن ہے جس کے ذریعے کسی شئے یا خدمت کے بارے میں لوگوں کو معلومات اس انداز سے پیش کی جاتی ہیں کہ عوام کے دلوں میں اسے حاصل کرنے کی خواہش پیدا ہو،موجودہ دور میں کاروبار کی کامیابی کا بہت حد تک دارومدار مؤثر تشہیر پر ہے اس لیے کئ کاروباری ادارے اس پر ہزاروں روپیہ، ماہانہ خرچ کرتے ہیں تاکہ صارفین میں اشیاء کی مانگ پیدا کی جا سکے۔

تشہیر کے اوصاف اچھی تشہیر کیا اہم اوصاف مندرجہ ذیل ہیں۔

الف۔ جس چیز کی تشہیر کی جارہی ہو اس کی چیدہ چیدہ خوبیاں اشتہار میں درج ہونی چاہیے۔

ب۔ اشتہار جاذب نظر ہونا چاہیے۔تاکہ پڑھنے تاکہ پڑھنے والا خود بخود اس کی طرف متوجہ ہو جائے۔

ج۔ اشتہار کی تحریر مختصر مگر جامع ہونی چاہیے۔

د۔ اشتہار کی زبان سادہ اور عام فہم ہونی چاہیے۔

س۔ اشہتار مین تجسس موجود ہونا چاہیے تاکہ ہر ایک پڑھنے والے کے دل میں مکمل اشتہار پڑھنے کی خواہش پیدا ہو۔

ک۔ اگر ممکن ہو تو اشتہار کو پرکشش بنانے کے لیے تشہیر کردہ شئے کی خصوصیات تصویروں سے واضح کی جائیں۔

تشہیر کے ذرائع اشیاء کی تشہیر کے لیے مندرجہ ذیل ذرائع اختیار کیے جاسکتے ہیں۔

الف۔ ریڈیو اور ٹیلی وژن

ب۔ اخبارات

ج۔ رسائل

د۔ کیلنڈر اور دستی اشتہارات

ر۔ پوسٹر اور نمائشی بورڈ

س۔ فہرستیں اور گشتی خطوط

ص۔ سینماؤں میں سلائیڈیں

ک۔ متحرک روشنیاں اور تصویریں۔

ل۔ نمائشیں

م۔ ہوائی جہاز۔

ن۔ نمائشی تحائف اور ایجنٹس۔

کاشف اکیڈمی 0334-5504551 Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی ایف اے اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

و۔ جوکر

ریڈیو اور ٹیلی وژن آج کل ریڈیو اور ٹیلی ویژن اشیاء کی تشہیر کے لیے وسیع پیمانے پر استعمال ہو رہے ہیں۔ریڈیو تو گھر گھر پہنچ چکا ہے۔اس لیے تشہیر کا یہ ذریعہ کاروباری اداروں میں بہت مقبول ہو رہا ہے پاکستان میں ہر ریڈیو اسٹیشن سے کمرشل سروس کا اجراء ہو چکا ہے۔جس کا مقصد ایسے تاجروں کو خدمت فراہم کرنا ہے جو صارفین کو اپنی اشیاء کا تعارف کروانا چاہتے ہیں۔

اخبارات روزنامے اور ہفتہ وار اخبارات تشہیر کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔تشہیر کے اسی ذریعہ کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے کیوں کہ اخباروں کو روزانہ ہزاروں، لاکھوں افراد باقاعدگی سے پڑھتے ہیں اخبارات کی بدولت بہت سی اشیاء صارفین میں مقبول ہو جاتی ہیں تشہیر کا یہ ذریعہ کافی سستا ہے لیکن اس کا نقصان یہ ہے کہ اشتہارات کے لیے جگہ محدود ہوتی ہے اور اشیاء کی مکمل تفصیل نہیں دی جا سکتی۔مزید براں کچھ لوگ خبروں کو دلچسپی سے پڑھتے ہیں لیکن اشیاء کے اشتہارات پر کوئی خاص توجہ نہیں دیتے۔تشہیر کا یہ ذریعہ ان پڑھ صارفین کی توجہ حاصل کرنے کے لیے بھی مفید ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ تو اخبار پڑھتے ہی نہیں۔

رسائل اشیاء کی تشہیر رسائل کی بدولت بھی کی جا سکتی ہے۔رسائل تشہیر کا مفید ذریعہ ہیں کیونکہ رسائل لوگوں کے پاس کافی عرصہ پڑے رہتے ہیں اور وہ اپنے فارغ اوقات میں ان کا گہری دلچسپی اور غور سے مطالعہ کر سکتے ہیں۔تشہیر کا یہ ذریعہ اگرچہ مہنگا نہیں لیکن رسائل کو پڑھنے والوں کی تعداد محدود ہوتی ہے اس لیے رسائل میں اشتہارات کی بدولت زیادہ لوگوں میں اشیاء کی طلب پیدا نہیں کی جا سکتی۔

کیلنڈر اور دستی اشتہارات بعض ادارے اپنی اشیاء کی تشہیر کے لیے مختلف سائز کے خوبصورت کیلنڈر چھپوا لیتے ہیں ان پر اشیاء کی خوبصورت تصویریں اور خوبیاں تفصیل کے ساتھ درج ہوتی ہیں۔کیلنڈر صارفین اور عام لوگوں میں مفت تقسیم کیے جاتے ہیں۔صارفین کیلنڈر کو اپنے گھروں میں یا کسی اور موزوں جگہ پر لٹکا دیتے ہیں اس طرح اشیاء سارا سال تشہیر ہوتی رہتی ہے۔کیلنڈر تیار کروانے پر اخراجات زیادہ آتے ہیں۔اس لیے چھوٹے چھوٹے کاروباری ادارے جو ان اخراجات کو برداشت نہیں کر سکتے وہ دستی اشتہارات کو کوئی ملازم کسی مصروف سڑک یا جگہ پر کھڑا ہو کر آنے جانے والے لوگوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔

پوسٹر اور نمائشی بورڈ اشیاء کی تشہیر کے لیے پوسٹر بھی استعمال کیے جا سکتے ہیں ان کی بدولت بڑے بڑے حروف میں اشیاء کا تعارف کروایا جاتا ہے اور پوسٹروں پر اشیاء کی چیدہ چیدہ خصوصیات بھی درج کر دی جاتی ہیں۔پوسٹر کو دیواروں پر چسپاں کر دیا جاتا ہے تاکہ آنے جانے والے لوگ ان کو پڑھ سکیں۔بعض اوقات پوسٹروں پر کسی اور ادارے کا اشتہار لگا دیا جاتا ہے جس سے ساری محنت ضائع ہو جاتی ہے اور اس سے کوئی خاص فائدہ حاصل نہیں ہوتا بعض کاروباری ادارے اپنی اشیاء کی تشہیر کے لیے نمائشی بورڈ بھی استعمال کرتے ہیں۔نمائشی بورڈ اہم گزرگاہوں چوراہوں اور ریلوے اسٹیشنوں پر لگا دیئے جاتے ہیں تاکہ آنے جانے والے لوگوں کی نظر ان پر آسانی سے پڑ سکے۔نمائشی بورڈ بڑے بڑے حروف اور شوخ رنگ میں لکھے جاتے ہیں۔

فہرستیں اور گشتی خطوط۔ بعض تجارتی ادارے اپنی اشیاء کی سہولتیں بھی شائع کر دیتے ہیں ان سہولتوں میں اشیاء کی اقسام سائز اور ان کی قیمتیں درج ہوتی ہیں۔جب کوئی خریدار اشیاء کی تفصیل جاننا چاہتا ہے تو اس کی فرمائش پر خریدار سے ارسال کر دی جاتی ہے۔ان سہولتوں کا یہ فائدہ بھی ہے کہ خریدار فہرست سے دیکھ کر ایسی اشیاء کے آرڈر بھی بک کرا دیتا ہے جو پہلے اس کے ذہن میں نہیں ہوتیں۔

ص۔ **سینماؤں میں سلائیڈیں۔** آج کل سینماؤں کو بھی اشیاء کی تشہیر کے لیے وسیع پیمانے پر استعمال کیا جا رہا ہے۔فلم شروع ہونے سے پہلے، وقفے کے دروان اور فلم کے اختتام پر ایک دومنٹ کی سینما سلائیڈ (اشتہاری فلم، دکھادی جاتی ہے۔جس میں اشیاء کی تیاری کا طریق کار اور خصوصیات مختصر طور پر بتائی جاتی ہیں۔

ک۔ **متحرک روشنیاں اور تصویریں۔** اشیاء کی تشہیر کے لیے ایسے بورڈ بھی استعمال کیے جا رہے ہیں جن میں مختلف قسم کے رنگین بلب اس طریقے سے لگائے جاتے ہیں۔جو خود بخود جلتے بجھتے رہتے ہیں اس طرح غیر ارادی طور پر بھی لوگوں کی توجہ ان بورڈوں کی طرف مرکوز ہو جاتی ہے۔یہ بورڈ اہم شاہراہوں اور ریلوے اسٹیشنوں پر لگائے جاتے ہیں جہاں لوگوں کا اکثر آنا جانا ہو۔

ل۔ **نمائشیں** اشیاء کی تشہیر کے لیے ملکی اور بین الاقوامی سطح پر مختلف صنعتی نمائشیں منعقد ہوتی ہیں۔ان نمائشوں میں مختلف صنعتی اور زرعی اشیاء کی تشہیر کا موقع ملتا ہے۔ان نمائشوں میں مختلف تجارتی ادارے اپنی اشیاء کے سٹال لگاتے ہیں۔جہاں لوگوں کو اشیاء کی خوبیاں تفصیل سے بتائی جاتی ہیں۔

م۔ **ہوائی جہاز۔** تشہیر کا یہ طریقہ ترقی یافتہ ممالک میں کافی مقبول ہے۔اس طریقہ کے تحت ہوائی جہاز شہری علاقہ میں نیچی پرواز کر کے اشتہار گراتے ہیں لوگ ان اشتہاروں کو پکڑ کر دلچسپی سے پڑھتے ہیں۔یہ طریقہ اگرچہ بڑا پرکشش ہے مگر بہت مہنگا ہے اس لیے چھوٹے چھوٹے کاروباری ادارے اسے اختیار نہیں کر سکتے۔

0334-5504551
Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

ن۔ نمائشی تحائف اور ایجنٹس۔ مختلف بعض کاروباری ادارے اپنی اشیاء کی تشہیر کے لیے استعمال کی مختلف چیزیں مثلاً چابی کر رنگ، ایش بڑے، چھوٹے پرس اور سگریٹ کسی وغیرہ بنا کر اپنے کرم فرماؤں کو تحفہ تقسیم کر دیتے ہیں۔ان اشیاء پر کاروباری ادارے کا نام اور اشیاء کی مختصر تفصیل درج ہوتی ہے۔ یہ مستقل تقسیم کی تشہیر ہوتی ہے۔لوگوں کے پاس جب تک تحفہ کے طور پر دی ہوئی اشیاء موجود رہتی ہیں اشیاء کی تشہیر ہوتی رہتی ہے۔بعض مختلف شہروں اور قصبوں میں اپنے ایجنٹ بھی مقرر کر دیتی ہیں جو فرم کی اشیاء کو دور دراز علاقوں میں مشتہر کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

و۔ جوکر بعض اوقات اشیاء کی تشہیر جوکروں کے ذریعے بھی کی جاتی ہے۔ جو عجیب قسم کی شکل وصورت بنائے رنگ برنگا لباس پہنے ہوتے ہیں جن کیآگے پیچھے متعلقہ ادارے کے اشتہار لگے ہوتے ہیں۔ جوکروں ڈھول وغیرہ کے ساتھ ناچتے پھرتے ہیں۔بعض اوقات یہ لوگ پیدا چلتے ہیں اور بعض اوقات ٹانگوں، رکشوں اور دلگنیوں پر ہوتے ہیں اگر یہ راکشوں یا دیگنوں پر ہوں تو لاؤڈ سپیکر کے ذریعے آوازیں لگا کر لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔

سوال نمبر2 ایوان صنعت وتجات کی تعریف کریں نیز اس کے اراکین کی اقسام بیان کریں۔

جواب:

ایوان صنعت وتجارت کے وفاق کی تعریف: مختلف ایوان ہائے صنعت وتجارت باہمی مفادات کے حصول کی خاطر مل کر ایک وفاق قائم کر لیتے ہیں جو کہ ایوان صنعت وتجارت باہمی مفادات کے حصول کی خاطر مل کر ایک وفاق قائم کر لیتے ہیں جو کہ ایوان صنعت وتجارت کا وفاق کہلاتا ہے۔ چونکہ ایوان صنعت وتجارت کے مقاصد میں ممبران کے معاشی مفادات کا تحفظ اور اشیاء کے تبادلہ میں ہر ممکن مدد بہم پہنچانا ہوتا ہے۔ لہذا ان مقاصد کے حصول کی خاطر اگر انہیں فرداً فرداً کسی مشکل کا سامنا ہو تو وہ اپنے وفاق سے رابطہ قائم کرتے ہیں۔ وفاق اپنے تمام تر ذرائع استعمال میں لاتے ہوئے ان کے مسائل کے حل کیلئے ہر ممکنہ اقدام کرتا ہے۔

آزادی کے بعد پاکستانی تاجروں نے اسے بہتر طور پر علاقائی ضروریات کے مطابق منظم کیا علاوہ ازیں رفتہ رفتہ پاکستان کے دوسرے علاقوں میں بھی ایوان ہائے صنعت وتجارت قائم ہوتے چلے گئے اور 1961ء میں حکومت کے نافذ کردہ قانون برائے تجارتی تنظیم آرڈی ننس کے تحت انہیں مزید فروغ اور استحکام حاصل ہوا۔اس قانون کی رو سے علاقائی ایوانوں کو مربوط کرنے کیلئے ایک وفاق ایوان ہائے صنعت وتجارت کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس کا صدر دفتر کراچی میں ہے۔یہ وفاق 24 جون 1960ء کو کمپنیز ایکٹ 1913ء کے تحت کراچی میں قائم کیا گیا۔وفاق ایوان ہائے تجارت وصنعت کراچی ملک کے تمام علاقائی ایوانوں کا قومی وفاق ہے۔ یہ وہی فرائض انجام دے رہا ہے جو آزادی سے قبل وفاق ایوان ہائے تجارت ہندوستان دیتا تھا۔ جو دسمبر میں دہلی میں قائم کیا گیا تھا۔ پاکستانی وفاق نے اس خلاء کو نہ صرف ختم کر دیا جو پرانے ہندوستانی وفاق کی وجہ سے پیدا ہوا تھا بلکہ اس کی بدولت پاکستان کے مختلف شہروں میں کافی نئے ایوان قائم ہوئے۔وفاق ایوان ہوئے صنعت وتجارت کراچی کے قدیم ترین الحاق میں ایوان صنعت وتجارت لاہور ہے مگر اس کے علاوہ ملتان، فیصل آباد، راولپنڈی، کوئٹہ، سکھر، حیدر آباد، پشاور اور گوجرانوالہ علاقائی ایوان ہائے تجارت وصنعت صنعتی استحکام کیلئے مستحکم بنیادوں پر کام کر رہے ہیں۔

ایوان صنعت وتجارت کے وفاق کے مقاصد: ایوان صنعت وتجارت کے وفاق کے مقاصد کچھ اس طرح سے ہیں۔

1۔ پاکستان کی بیوپار، زراعت، صنعت، معدنیات اور ٹرانسپورٹ کے فروغ کیلئے کوشش اور مدد کرنا۔

2۔ پاکستانیوں اور پاکستان میں بسنے والے دیگر غیر ملکی تاجروں کو ملکی اور غیر ملکی تجارت کے فروغ اور تحفظ کیلئے نہ صرف کوشش بروئے کار لانا بلکہ ان کی زراعت، ٹرانسپورٹ، صنعت، مینوفیکچر، مالیات، بینکاری، بیمہ کاری کے شعبوں میں مدد فراہم کرنا۔

3۔ مختلف ایوان ہائے تجارت کے درمیان دوستانہ تعلقات کے فروغ کیلئے اقدامات کرنا۔اس کے علاوہ یہ وفاق ایسی صنعتی تنظیموں جو اندرون ملک یا بیرون ملک کام کر رہی ہوں کے درمیان رابطہ قائم کرنے کیلئے بھی اپنی گرانقدر خدمات فراہم کرتا ہے۔

4۔ مذکورہ بالا تمام مقاصد کے حصول کیلئے بالواسطہ یا بلاواسطہ مثبت اقدام کرنا۔

5۔ اعداد وشمار و اطلاعات کو اکٹھا کر کے متعلقہ ایوانوں کو فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ تجارتی، تکنیکی اور معاشی معلومات میں اضافہ کرنا بھی ایوان ہائے صنعت وتجارت کے وفاق کے مقاصد میں شامل ہے۔

6۔ پاکستان کے عوام کیلئے تجارتی، صنعتی، فنی اور سائنس کی تعلیم کے فروغ کیلئے اقدامات کرنا۔

7۔ ملکی معاشی مفادات کے حصول کی خاطر بنائے جانے والے قوانین کی حمایت یا مخالفت کیلئے ضروری اقدامات کرنا تاکہ اس کے ممبر اداروں کے حقوق کا تحفظ کیا جا سکے۔

8۔ ممبران کے مابین جھگڑوں کی صورت میں حالات کا نہ صرف جائزہ لینا بلکہ جھگڑے ختم کروانے کیلئے بطور ثالث خدمات فراہم کرنا بھی ایوان ہائے صنعت و تجارت کے وفاق کے مقاصد میں شامل ہے۔اس سلسلہ میں اگر ماہرین کی خدمات کی ضرورت پڑے تو وہ بھی وفاق فراہم کرتا ہے۔

9۔ بیرون ملک پاکستانی تاجروں کی صنعتی وتجارتی حقوق کیلئے پاسداری بھی کرتا ہے۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کیلئے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اختیاری مشقوں کے لیے آئیڈیل کے نمبر پر رابطہ کریں

10۔ اندرون ملک تجارتی و صنعتی اداروں کو منظم کرنے کی خاطر ایوان تجارت کے قیام کیلئے مدد فراہم کرتا ہے۔

11۔ ضروری موقع پر مختلف جگہوں پر سیمناروں اور کانفرنسوں کا انعقاد کرنا۔

12۔ بوقت ضرورت قرض حاصل کرنا یا پھر وفاق کے بانڈز، ہنڈیوں، پرامیسری، نوٹوں اور کفالتوں پر رقم حاصل کرنا۔

13۔ آجر اور آجیر کے درمیان پائی جانے والی غلط فہمیوں کو دور کر کے خوشگوار تعلقات کے قیام کیلئے کوششیں کرنا۔

14۔ دوسرے تجارتی اداروں یا تنظیموں کے حصص کے حصول کیلئے کوشش کرنا وفاق کے فرائض میں شامل ہے۔

15۔ وفاق اپنے حصص، اثاثہ جات، تمسکات اگر بیچنا مقصود ہوں تو ان کی فروخت کا بندوبست کرتا ہے۔

مختلف ٹریڈ گروپ: ایک ہی نوعیت یا طرز کے کاروبار سے وابستہ تاجر اپنے کاروبار سے متعلقہ معاشی مسائل کے حل اور دیگر مفادات کے حصول کی خاطر اپنا ایک گروپ قائم کر لیتے ہیں جو کہ ان کا ٹریڈ گروپ کہلاتا ہے۔ مثال کے طور پر درآمد (امپورٹ) برآمد (ایکسپورٹ) کے ٹریڈ کا ایک گروپ یا زرمبادلہ کے کاروبار سے وابستہ تمام لوگوں کا ایک گروپ وغیرہ ٹریڈ گروپ کہلاتا ہے۔

گروپ آف انڈسٹری: ہر ملک میں مختلف قسم کی صنعتیں سرگرم عمل ہوتی ہیں، جیسے شوگر انڈسٹری، سیمنٹ انڈسٹری، ٹیکسٹائل انڈسٹری میں ایک مخصوص صنعت کا تعلق ہوتا ہے۔ جب کہ اس کے متعلقہ تمام ضروریات مثلاً خام مال، مشینری، تربیت یافتہ عملہ کی فراہمی کی خدمات مختلف ٹریڈ گروپ جو کہ اپنے اپنے میدان عمل میں طاق ہوتے ہیں مہیا کرتے ہیں۔ مثلاً کسی مخصوص صنعت کیلئے زرمبادلہ کا گروپ آف ٹریڈ ہی کرے گا۔ ایوان صنعت و تجارت میں گروپ آف انڈسٹری اور گروپ آف ٹریڈ کے ممبران کو یکساں اہمیت حاصل ہوتی ہے۔

سوال نمبر 3 شراکت اور مشترکہ کمپنی کی تعریف کریں نیز ان دونوں کمپنیز کے خاتمہ کے مختلف طریقے بیان کریں۔

جواب۔

1- ان کمپنیوں کا نظام ایکٹ کے تابع نہیں ہوتا۔
2- ان کمپنیوں کو حکومت کا مکمل تحفظ حاصل ہوتا ہے۔
3- ایسی انجمنوں کو اپنے کاروبار میں مکمل اجارہ داری حاصل ہوتی ہے۔
4- یہ کمپنیاں سماجی بہبود کے حامل کاروبار کو چلانے کے لیے قائم کی جاتی ہے۔
5- آئینی کمپنی قومی اجتماعی مفادات کے تحفظ کیلئے قائم کی جاتی ہیں۔

۲۔ ضوابط کمپنی۔

مشترکہ سرمایہ کمپنی کے قواعد:

قواعد کمپنی مشترک سرمایہ کی دوسری اہم دستاویز ہے اسے ضوابط کمپنی کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ قواعد کمپنی کمپنی کی تشکیل سے قبل ہی تیار کر لیے جاتے ہیں۔ کیونکہ انہیں آئین کے ساتھ ہی مسجل کے دفتر میں جمع کروانا ضروری ہے۔ قواعد کا تعلق کمپنی کے اندرونی نظم و نسق سے ہوتا ہے۔ اس میں اس بات کی ضمانت ہوتی ہے۔ کہ کمپنی کے انتظامات بہتر نہج پر کئے جائیں گے۔ ہر کمپنی کے قواعد تیار کرنا ضروری نہیں ہے۔ یہ قواعد محض انہی کمپنیوں کے لیے ہوتے ہیں جو ذمہ داری کے اعتبار سے غیر محدود ہوتی ہیں۔ یا محدود بہ ضمانت ہوتی ہے۔ جو کمپنیاں اپنے قواسعد کی تسجیل نہیں کرواتیں ان پر جدول الف کا اطلاق خود بخود ہو جاتا ہے۔

کمپنی ایکٹ کی رو سے کمپنی کے قواعد چھپے ہوئے ہونے چاہئیں اور مختلف پیروں میں منقسم ہوں۔ کمپنی کے قواعد پر باقی نظماء کے دستخط ہوں جس کی تصدیق ایک گواہ سے ظاہر کی جائے۔ کمپنی کے قواعد حصہ داری کی باہمی رضامندی سے بدلے جاسکتے۔ یہ قواعد کمپنی کے اندرونی معاملات کے لیے ہوتے ہیں جس کو بیرونی ماحول کی تبدیلی سے تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ یہ ہم آہنگی کاروبار کی بہتری کے لیے ہے۔ ظاہر ہے کہ تبدیلی لاتے وقت قواعد میں ترمیم و اضافہ کرنا پڑے گا۔ جس کی اطلاع مسجل کو دی جاتی ہے۔ تبدیلی کے لیے مسجل کی اجازت کی ضرورت نہیں۔ جن پر کمپنیوں پر جدول الف کا اطلاق ہو گا وہ اپنے حالات کے تحت ۹۹ ضوابط میں سے جتنے ضوابط چاہئیں اپنے ضوابط میں شامل کر سکتے ہیں۔

ضوابط پیروں کی شکل میں ہوئی جن کو سلسلہ وار نمبروں سے مزید کیا گیا ہے۔

جدول الف سے جن دفعات کا ذکر ہوتا ہو نشاندہی کی جاتی ہے۔

کمپنی کے قواعد میں درج ذیل دفعات شامل ہوتی ہیں!

کمپنی کے نظماء کا چناؤ کا طریقہ اور ان کا معاوضہ طے کیا جاتا ہے۔

کمپنی کے نظماء کی تقرری اور برطرفی کے ضوابط۔

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 0334-5504551

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

حصص کی تعداد اور اختتام

حصص کی قیمت اور اس کی وصولی کا طریق کار

ایسے اصول وضوابط جن کا تعلق حصص کی ملکیت، منتقلی اور تبدیلی سے ہوتا ہے۔

حصص کی تنسیخ اور حصص کی ادا شدہ اقساط کو ضبط کرنے کی وضاحت۔

حصہ داروں کو اختیاری ووٹ کا حق۔

کمپنی کے اجلاس کی نوعیت اور کارروائی

تنقیع سازوں کی ترقی اور معزولی کے اسباب نتائج کے قواعد وضوابط

منافع اور دیگر مفادات کے لیے شرکاء کو اطلاع

ہر کمپنی کے ضوابط واضح اور درحقیقت سے پاک ہونے ضروری ہیں۔

کمپنی کے قواعد میں تبدیلی: کمپنی کے قواعد کمپنی کی اندرونی تنظیم کے نظم ونسق سے متعلق ہوتے ہیں۔اس لیے تبدیلی لانے کی صورت میں خصوصی قرار داد پاس کرلی جائے۔ یہ تبدیلی کمپنی ایکٹ کے درج شدہ اختیارات کے مطابق ہونا ضروری ہے۔کمپنی قواعد میں تبدیلی لانے کا حق رکھتی ہے مگر اس تبدیلی کا اثر کاروبار پر بُری طرح نہین ہونا چاہیے۔ایسی تبدیلیاں عمل میں لائی جائیں جن سے کسی حصہ دار کا دل دل مجروح نہ ہو۔تبدیلی طبیعت میں خوشگوار اثر ڈالنے والی ہو، ورنہ شرکاء کے دلوں میں بغض کی لہر دوڑ جائے گی۔اگر کوئی شق متنازعہ فیہ ہو تو عدالت کی طرف سے فیصلہ کروایا جاسکتا ہے۔

آئین اور قواعد کا اثر: جب کمپنی کا آئین وضوابط رجسٹرڈ ہوجاتے ہیں تو یہ ضوابط تمام ممبران پر لاگو ہوجاتے ہیں۔کوئی ممبر بھی آئین اور قواعد کی خلاف ورزی نہیں کرسکتا۔اگر مخالفت وغیرہ ظاہر نہ ہو تو سمجھ لیا جاتا ہے کہ تمام ممبران قواعد کی تمام شکوں میں عمل پیرا ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔کمپنی کے آئین اور قواعد ایسی دستاویزات ہیں جن کو پبلک کا ہر آدمی دیکھنے کا مجاز ہوتا ہے کمپنی کے ساتھ جب کوئی آدمی کاروبار کرے تو اس پر لازم ہے کہ آئین وقواعد پر گہری نظر ڈال لے ورنہ بعد میں اس کو کسی قسم کا اعتراض کرنے کا کوئی حق حاصل نہ ہوگا۔لہذا لین دین کرتے وقت یہ سو فیصد تصور کرلیا جائے گا کہ ہر آدمی کمپنی کے آئین وقواعد کو من وعن تسلیم کرنے کا عدہ کرچکا ہے۔ضروری ہے کہ کمپنی کے آئین وقواعد کو مدنظر کاروبار شروع کیا جائے۔

سوال نمبر 4۔مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیں:

الف۔ **کمپنی کا پیش نامہ**

جواب۔

پیش نامہ اور اس کے مشمولات:

مطلوبہ کاغذات مکمل ہوجانے کے بعد کمپنی کی رجسٹریشن کروالی جاتی ہے۔اس کے بعد کاروبار کے آغاز کا مرحلہ شروع ہوجاتا ہے جس کے لیے سرمایہ کی ضرورت پیش آتی ہے۔سرمایہ کے حصول کے لیے کمپنی کے نظماء پیش نامہ یا قائم مقام پیش نامہ کی اشاعت کا اہتمام کرتے ہیں۔پیش نامہ کی اشاعت کا مقصد سرمایہ کی حصولی ہوتی ہے۔آئین کمپنی اور قواعد کمپنی کی شرائط مکمل کرکے رجسٹرار کے دفتر میں جمع کروادیئے جاتے ہیں۔اس کے بعد نظماء کے ذمہ کمپنی کا پیش نامہ یا قائم مقام پیش نامہ تیار کرکے رجسٹرار کے دفتر میں ہی جمع کروانا ہوتا ہے۔کمپنی ایکٹ کی رو سے پیش نامہ کی تعریف یہ ہوگی۔ ''پیش نامہ سے مراد ایسی اطلاع، گشتی مراسلہ، اشتہار یا تحریر ہے جس سے کمپنی عوام کو حصص تمسکات خریدنے کی دعوت دیتی ہے۔اس دعوت نامہ کے ساتھ کسی قسم کا اشتہار منسلک نہ ہو، جو یہ ظاہر کرے، کہ یہ دعوت نامہ محض فرضی اور رسمی ہے''۔

نجی کمپنیوں کو پیش نامہ یا قائم مقام پیش نامہ پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی، کیونکہ وہ لوگوں کو حصص خریدنے کے لیے مجبو نہیں کرسکتیں، لہذا نجی کمپنیاں اس شرط سے پاک ہوتی ہیں۔اگر کسی وجہ سے عوامی کمپنی کو پیش نامہ کی عدم موجدگی میں کام کرنے کی ضرورت پیش آئے تو وہ قائم مقام پیش نامہ تیار کرکے کاروبار شروع کردیتے ہیں۔اس کی اطلاع بھی رجسٹرار کے دفتر میں پہنچادی جاتی ہے۔پیش نامہ کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ اسے اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو بطور پیشکش نہیں کیا جاتا بلکہ کھلے بندوں عوام کو حصص وغیرہ خریدنے کی دعوت دی گئی ہے۔پیش نامہ ایک اپیل کی شکل ہے جو عوام کو کی جاتی ہے جس کا مقص کمپنی کے حصہ دار بن کر منافع حاصل کرنا ہے۔پیش نامہ میں ہر شق کی وضاحت ضروری ہے کوئی بیان دو معنی نہ ہوا اور نہ ہی کسی قسم کے دھوکہ کا شائبہ ہو۔ ہر قسم کی دھوکہ دہی کی ضمانت نظماء یا کمپنی کے بااختیار نمائندے پیش کرتے ہیں لہذا اس ضمن میں ان کے پیش نامہ پر دستخط کروائے جاتے ہیں۔ یہ دستخط اس ذمہ داری کا ثبوت ہوتے ہیں کہ جو کچھ اس میں بیان کیا گیا ہے وہ من وعن درست ہے۔

پیش نامہ کے مشمولات:

پیش نامہ کو درج ذیل اطلاعات سے مزین ہونا چاہیے۔

ا۔ نام اور کمپنی کا مکمل پتہ۔

0334-5504551
Download Free Assignments from
solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

بڑے مقاصد

تعداد اور اقسام

ذخیرہ مبادلہ کے لیے حصص کے اندراج کی اطلاع

ترجیحی حصص کی انتقال پذیری کے کوائف

حصص کی مختلف اقسام سے وابستہ سرمایہ اور منافع کے حقوق

حصص کی تعداد جو کہ ناظم کی قابلیت کے لحاظ سے قواعد کی رو سے مقرر کی گئی ہو۔

نظما، نمائندگان انصارم، معتقد اور خازن کے کوائف

اقل ترین سرمایہ سرمایہ کی فہرست جو کہ کم از کم تین دل کھولی جائے گی کھلنے اور بند ہونے کے اوقات

درخواستوں اور تفویض حصص کے ذریعہ قابل ادا رقم۔

جزوی یا کلی ادا کردہ حصص اجرا کردہ کی تعداد

انڈر رائٹرز کے نام

ابتدائی اخراجات کی رقم کا تخمینہ

ہر ناظم کی دلچسپی کی کیفیت اور حد بانیوں کی تاسیس میں دلچسپی اور کیفیت کی حد

محفوظ یا زوائد کے کوائف

مختلف حصص کے خریداروں کو اجلاس میں شرکت، اظہار رائے دہندگان اور گفتگو کرنے کے تفصیلی کوائف

ب۔ آئین کمپنی

جواب۔

عوامی کمپنی کی صورت میں آئین پر کم از کم سات ایسے اشخاص دستخط ثبت کریں گے جو تمام شرائط پر پورے اترتے ہوں جو کہ آئین میں مرقوم کردی گئی ہوں۔ دستخط کسی گواہ کی موجودگی میں ہوں گے۔ ان اشخاص کو اپنا پورا پتہ بھی لکھنا ہوگا اور کم از کم ایک کا خریدار بھی بننا ہوگا۔ آئین کمپنی کی شقیں کمپنی کی قسم کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہیں۔ ان کی وضاحت درج ذیل طریقے سے ہوگی۔

۱۔ **کمپنی کا نام:** ہر کمپنی کے وجود کی شناخت اس کے نام سے ہوتی ہے۔ بانی یا شرکاء جو نام رکھنا چاہیں کوئی پابندی نہیں، ہاں یہ بات ذہن میں رکھ لی جائے کہ اس نام پر پہلے کوئی کمپنی کام نہ کر رہی ہو ورنہ تشخیص مشکل ہو جائے گی۔ نام رکھتے وقت مرکزی حکومت کی منظوری کا بھی خیال رکھا جائے۔ کمپنی کے ممبران کی ذمہ داری محدود ظاہر کرنے کے لیے کمپنی کے نام کے بعد محدود (لمیٹڈ) کا لفظ لکھا جائے۔ اگر کوئی کمپنی نجی قسم کی ہے تو اسے کمپنی کے نام کے بعد ''نجی محدود'' وغیرہ کے الفاظ لکھنے ہوں گے۔

۲۔ **وقوع:** مشترکہ سرمایہ کمپنی اپنا ایک رجسٹرڈ آفس قائم کرتی ہے۔ شہر کا نام نہیں لکھا جاتا بلکہ ملک یا صوبے کا نام ہوتا ہے۔ کیونکہ شہر کا نام لکھنے سے دفتر کی تبدیلی کے وقت کئی قباحتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ قوانین کی رو سے کئی مراحل طے کرنے کے بعد پتہ تبدیل ہو سکتا ہے۔ اس لیے حفظ ماتقدم کے طور پر پتہ ملک یا صوبے کا دیا جاتا ہے۔

۳۔ **ذمہ داری:** آئین کمپنی میں یہ امر واضح طور پر ظاہر کر دیا جاتا ہے کہ شرکاء کی ذمہ داری محدود ہوگی۔ اگر حصص کی ادائیگی اقساط میں ہو تو ادا کر دینے کے بعد شرکاء کی ذمہ داری ختم ہو جائے گی۔ چونکہ ذمہ دار ان کے حصوں کی مالیت سے زیادہ بوجھ نہیں پڑتا۔ اس لیے اس تحفظ کی بنا پر کمپنیوں کو بہت ترقی ہوتی ہے۔ امیر ہی نہیں بلکہ غریب اشخاص بھی حصص خریدتے ہیں۔ جس سے کمپنی کو بہت زیادہ سرمایہ مل جاتا ہے۔ کمپنی کا سرمایہ مختلف حصص میں منقسم ہو جاتا ہے جس سے کسی نقصان کا بوجھ بھی مختلف اشخاص پر تقسیم ہو جاتا ہے۔

۴۔ **سرمایہ:** کاروبار کی بنیاد سرمایہ پر ہی ہے۔ آئین میں صرف رقم کا اندراج کافی نہیں، بلکہ اس میں حصص کی اقسام، تقسیم اور ہر حصہ کی مالیت درج ہوتی ہے۔ یہی وہ سرمایہ ہے جس سے کمپنی کی تشکیل (رجسٹریشن) ہوتی ہے اور یہی منظور شدہ سرمایہ کہلاتا ہے۔ یہی سرمایہ حصص کی شکل میں اکٹھا کرنا پڑتا ہے۔ اگر مزید سرمایہ حاصل کرنے کی ضرورت پیش آئے تو مسجل (رجسٹرار) سے اجازت لے کر مزید حصوں کی شکل میں سرمایہ حاصل کیا جاتا ہے۔ اس کے لیے مجوزہ فیس بھی قابل ادا ہوگی۔ اس سہولت کے پیش نظر قلیل سرمایہ سے کاروبار شروع کیا جا سکتا ہے اور ضرورت پیش آنے پر سرمایہ کی فراہمی کے لیے مزید حصص تقسیم کیے جا سکتے

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام، بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے آئیڈی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

ہیں۔حصص تقسیم کرتے وقت حصص کی اقسام کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

کمپنی کے قواعد: قواعد کمپنی مشترک سرمایہ کی دوسری اہم دستاویز ہے اسے ضوابط کمپنی کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔قواعد کمپنی، کمپنی کی تشکیل سے قبل ہی تیار کر لیے جاتے ہیں۔ کیونکہ انہیں آئین کے ساتھ ہی مسجل کے دفتر میں جمع کروانا ضروری ہے۔قواعد کا تعلق کمپنی کے اندرونی نظم ونسق سے ہوتا ہے۔اس میں اس بات کی ضمانت ہوتی ہے کہ کمپنیکے انتظامات بہتر نہج پر کئے جائیں گے۔ ہر کمپنی کے قواعد تیار کرنا ضروری نہیں ہے۔ یہ قواعد محض انہی کمپنیوں کے لیے ہوتے ہیں جو ذمہ داری کے اعتبار سے غیر محدود ہوتی ہیں یا محدود بہ ضمانت ہوتی ہے۔جو کمپنیاں اپنے قواعد کی تسجیل نہیں کرداتیں ان پر جدول الف کا اطلاق خود بخود ہو جاتا ہے۔وہ اپنے حالات کے تحت 99 ضوابط میں سے جتنے ضوابط چاہیں اپنے ضوابط میں شامل کر سکتے ہیں۔

جدول الف سے جن وفعات کا ذکر ہوتا ہو نشاندہی کی جاتی ہے۔

- ☆ کمپنی کے قواعد میں درج ذیل دفعات کا ذکر ہوتا ہو نشاندہی کی جاتی ہے۔
- ☆ کمپنی کے نظماء کا چناؤ کا طریقہ اور ان کا معاوضہ طے کیا جاتا ہے۔
- ☆ کمپنی کے نظماء کی تقرری اور برطرفی کے ضوابط۔
- ☆ حصص کی تعداد اور اختتام۔
- ☆ حصص کی قیمت اور اس کی وصولی کا طریق کار۔
- ☆ ایسے اصول وضوابط جن کا تعلق حصص کی ملکیت، منتقلی اور تبدیل سے ہوتا ہے۔
- ☆ حصص کی تنسیخ اور حصص کی اداشدہ اقساط کو ضبط کرنے کی وضاحت۔
- ☆ حصہ داروں کو اختیاری ووٹ کا حق۔
- ☆ کمپنی کے اجلاس کی نوعیت اور کاروائی۔
- ☆ تنقیع سازوں کی ترقی اور معزولی کے اسباب نتائج کے قواعد وضوابط۔
- ☆ منافع اور دیگر مفادات کے لیے شرکاء کو اطلاع۔
- ☆ ہر کمپنی کے ضوابط واضح اور درحقیقت سے پاک ہونے ضروری ہیں۔

کمپنی کے قواعد میں تبدیلی: کمپنی کے قواعد کمپنی کی اندرونی تنظیم کے نظم ونسق سے متعلق ہوتے ہیں۔اس لیے تبدیلی لانے کی صورت میں خصوصی قرار داد پاس

بُری طرح نہیں ہونا چاہیے۔ایسی تبدیلیاں عمل میں لائی جائیں جن سے کسی حصہ دار کا دل دلِ مجروح نہ ہو۔تبدیلی طبیعت میں خوشگوار اثر ڈالنے والی ہو، ورنہ شرکاء کے دلوں میں بعض کی لیر دوڑ جائے گی۔اگر کوئی شق متنازعہ فیہ ہو تو عدالت کی طرف سے فیصلہ کروایا جا سکتا ہے۔

ھصص اور تمسکات میں فرق۔

محدود کمپنی کے مشترکہ سرمایہ کا ایک چھوٹا جزو ہوتا ہے جس کی قیمت مقرر کردی جاتی ہے۔اس جزو کو حصہ بھی کہتے ہیں کمپنی اپنا منظور شدہ سرمایہ چھوٹے چھوٹے اجزاء یا حصص میں تقسیم کرلیتی ہے تا کہ وہ فروخت کیلئے عوام کو پیش کیے جائیں۔ ہر حصہ کی ایک مخصوص مالیت ہوتی ہے۔ حصص خریدنے والا شخص کمپنی کا حصہ دار کہلاتا ہے کمپنی کے قواعد کی رو سے ان حصہ داروں کے حقوق اور فرائض مقرر کرتی ہے۔کوئی حصہ دار اپنے مقررہ حق سے زیادہ نفع کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔کمپنی بھی حصص کی مالیت نہیں بڑھا سکتی۔فروخت شدہ حصص کی مجموعی قیمت کمپنی کا جاری شدہ سرمایہ کہلاتی ہے۔حقوق اور مفاد کے لحاظ سے حصص کے نام تجویز کیے جاتے ہیں۔جن کا ذکر بعد میں آئے گا۔حصہ داروں کی سہولت کے پیش نظر کمپنی بوقت ضرورت اقساط میں حصص کی رقم طلب کرتی ہے جن کی تفصیل پیش نامہ میں درج ہوتی ہے۔ ہر حصہ دار کو حصص خریدنے سے پہلے پیش نامہ کی مطالبہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ایک محدود کمپنی عام طور پر حصص کی مالیت زر درخواست، زر تفویض اور زر طلبانہ کی شکل میں وصول کرتی ہے۔ زر درخواست حصہ دار کو درخواست کے ساتھ ہی کمپنی کو روانہ کرنا پڑتا ہے ورنہ درخواست پر غور نہیں کیا جاتا۔نظماء جاری شدہ حصص کی مقدار کے مطابق درخواست دہندگان کو حصص تفویض کرتے ہیں جن لوگوں کو حصص تفویض کیے جاتے ہیں ان سے بطور تفویض مزید رقم وصول کر لی جاتی ہے۔انہیں تفویض نامہ جاری کر کے حصہ دار بننے کا حق دے دیا جاتا ہے۔ضرورت پر کمپنی جو رقم وصول کرتی ہے اسے زر طلبانہ کیا جانا ہے۔ چونکہ یہ رقم مختلف اقسام میں وصول کی جاتی ہے۔اس اقساط کے لحاظ سے اسے زر طلباءنہ دم اور زر طلبانہ آخر کہتے ہیں۔

0334-5504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

سوال نمبر 5 مضاربہ اور مشارکہ کی تعریف کریں اور کاروبار میں اسلامی قوانین کے تحت ان کی اہمیت بیان کریں۔(20)

جواب۔

مضاربہ

’’مضاربہ میں ہر سرمایہ کار اپنے سرمائے کے تناسب سے نقصان برداشت کرے گا اور منافع طے شدہ تناسب کے مطابق تقسیم ہوگا‘‘

مضاربہ کے اصول وضوابط

پہلا اصول

مضاربہ میں دو فریق ہوتے ہیں۔

(1) کاروبار کے لئے سرمایہ فراہم کرنے والا جسے رَبُّ المال کہا جاتا ہے۔

(2) کاروبار کرنے والا فریق جسے مضارب کہتے ہیں۔

رب المال یعنی سرمایہ فراہم کرنے والا براہ راست کاروبار یا مینجمنٹ میں حصہ تو نہیں لے سکتا البتہ اسے کاروباری پالیسیوں کے متعلق اعتماد میں لینا، حسابات کی تفاصیل معلوم کرنا اور کاروبار کی مناسب نگرانی کرنا تاکہ مضارب بد دیانتی اور غفلت کا مرتکب نہ ہو اس کا بنیادی حق ہے جس سے کسی عالم، فقیہ اور مجتہد کو اختلاف نہیں کیونکہ یہ دونوں کاروبار میں ایک دوسرے کے شریک ہیں کہ ایک کی محنت اور دوسرے کا سرمایہ شامل ہے لہٰذا انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ سرمایہ کار کو کاروبار کی نگرانی اور اس بات کو یقینی بنانے کا اختیار دیا جائے کہ مضارب اپنا فرض پوری دیانت داری سے ادا کر رہا ہے یا نہیں اور اگر عقلی لحاظ سے بھی دیکھا جائے تو یہ بات درست معلوم نہیں ہوتی ہے کہ ایک شخص نے خطیر رقم دی ہو اور اسے کاروبار سے بالکل ہی الگ تھلگ رکھا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ جب امام مالک رحمہ اللہ یہ پوچھا گیا کہ ایک شخص نے دوسرے کو مضاربت پر مال دیا، اس نے محنت کی جس کے نتیجے میں اسے منافع حاصل ہوا۔ اب مضارب یہ چاہتا ہے کہ وہ سرمایہ کار کی غیر موجودگی میں منافع سے اپنا حصہ وصول کرلے تو کیا یہ درست ہے؟ اس پر امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا:

’’جب تک رَبُّ المال موقع پر موجود نہ ہو مضارب کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ منافع سے اپنا حصہ وصول کرے۔‘‘

مروجہ اسلامی بینکوں میں کرنٹ اکاؤنٹس کے علاوہ بقیہ تمام اکاؤنٹس عام طور پر مضاربہ کی بنیاد پر ہی کھولے جاتے ہیں یعنی بینک میں رقم رکھنے والے ربُّ المال اور بینک مضارب ہوتا ہے لیکن کسی بھی اسلامی بینک میں اس اصول پر عمل نہیں کیا جاتا بلکہ ہر اسلامی بینک کے اکاؤنٹ اوپننگ فارم میں یہ عبارت درج ہوتی ہے کہ:

’’بینک کی جانب سے متعین کردہ کوئی بھی رقم بطور نفع یا نقصان حتمی ہوگی اور تمام صارفین اس کے پابند ہوں گے کسی صارف کو یہ حق حاصل نہیں ہوگا کہ ایسے نفع یا نقصان کے تعین کی بنیاد کے بارے میں سوال کرے۔‘‘ بینک کی طرف سے اکاونٹ ہولڈر پر یہ پابندی عائد کرنا عدل وانصاف کے منافی اور ربُّ المال کی حق تلفی ہے۔ اس ناروا شرط کا ہی نتیجہ ہے کہ اسلامی بینکوں کے منافع میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے مگر ڈپازٹر کے منافع کی شرح وہی ہے حتی کہ بعض اسلامی بینکوں کے منافع میں ایک سال کے دوران ایک سو چھ فیصد تک اضافہ ہوا ہے لیکن ڈپازٹرز کے پرافٹ میں اس حساب سے اضافہ نہیں کیا گیا، صرف ایک آدھا فیصد اوپر نیچے کیا جاتا ہے جو کہ سراسر زیادتی ہے۔ یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ مروجہ اسلامی بینک بد دیانتی کے مرتکب ہیں اور ان میں رائج مضاربہ حقیقی معنوں میں مضاربہ نہیں ہے۔

دوسرا اصول

مضاربہ کے صحیح ہونے کا دوسرا اصول یہ ہے کہ فریقین بالکل شروع میں ہی منافع کے تقسیم کی شرح طے کرلیں یعنی یہ فیصلہ کرلیں منافع سرمایہ کار اور مضارب میں مساوی تقسیم ہوگا یا سرمایہ کار منافع کے ساٹھ فیصد اور مضارب چالیس فیصد کا حق دار ہوگا کیونکہ مضاربہ میں منافع ہی معقود علیہ ہوتا ہے اور اگر یہ مجہول ہو تو مضاربہ فاسد ہوگا۔ چنانچہ المعاییر الشرعیہ میں مرقوم ہے:

’’منافع میں یہ شرط ہے کہ اس کی تقسیم کی کیفیت اس طرح معلوم ہو کہ اس میں کوئی بے خبری اور نزاع کا امکان نہ ہو۔‘‘

جب کہ مروجہ اسلامی بینکوں میں اکاونٹ کھولتے وقت منافع کے تقسیم کی شرح بالکل واضح نہیں کی جاتی بلکہ بینک اس کا اعلان مضاربہ شروع ہونے کے بعد کرتا ہے۔ چنانچہ اسلامی بینکوں کے اکاونٹ اوپننگ فارم میں یہ عبارت درج ہوتی ہے:

’’بینک ڈپازٹر کے ساتھ کاروبار سے حاصل ہونے والے اجمالی نفع (IncomeGross) میں اس شرح سے شریک ہوگا جس کا اعلان بینک نے ہر مہینے یا عرصے کے آغاز میں کیا ہوگا۔ بینک کا حصہ وقتاً فوقتاً تبدیل ہوسکتا ہے اور اس کا بھی متعلقہ مہینے یا عرصے کے پہلے ہفتے کے اندر اندر اوزان کے ساتھ کیا جائے گا۔‘‘ اس سے یہ ثابت ہوا کہ مروجہ اسلامی بینکوں میں مضاربہ شروع کرتے وقت منافع کے تقسیم کی شرح معلوم نہیں ہوتی بلکہ بعد میں بتائی جاتی ہے اور بینک جب چاہے اس کو تبدیل بھی کرسکتا ہے جس سے مضاربہ باطل ہو جاتا ہے۔

تیسرا اصول

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

شرعی نقطہ نظر سے مضاربہ ایگریمنٹ میں سرمایہ کار کا حق فائق ہوتا ہے یعنی وہ مضارب پر کسی مخصوص شخص یا کمپنی کے ساتھ لین دین کرنے یا کسی خاص جگہ پر کاروبار کرنے کی پابندی عائد کر سکتا ہے اور ان اشیاء کا تعین بھی کر سکتا ہے جن کے علاوہ تجارت نہیں کی جاسکتی اور اگر مضارب اس کی ہدایات پر عمل نہ کرے تو وہ سرمایہ کار کے سرمائے کا ذمہ دار ہوگا جیسا کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب وہ کسی کو مضاربہ پر مال دیتے تو یہ شرط عائد کرتے: ''میرے مال سے جانور نہیں خریدو گے اور نہ اس سے سمندر اور کسی وادی میں تجارت کرو گے اور اگر تم نے ایسا کیا تو میرے مال کے نقصان کی ذمہ داری تم پر ہوگی''

مروجہ اسلامی بینکوں کے کھاتے داران اس حوالے سے بھی بے بس دکھائی دیتے ہیں کیونکہ ان کا کام صرف رقوم جمع کرانا ہے۔ ان رقوم سے کونسا کاروبار کرنا ہے یا بینک اس کو کہاں استعمال کرے گا یہ اس کی اپنی صوابدید پر منحصر ہے، کھاتے دار اس کے بارے میں کوئی رائے نہیں دے سکتے۔ چنانچہ ہر اسلامی بینک کے اکاؤنٹ اوپننگ فارم میں یہ صراحت ہوتی ہے:

''بینک بحیثیت مضارب اپنی صوابدید پر صارفین سے وصول شدہ رقم کی سرمایہ کاری وعدم سرمایہ کاری کسی بھی کاروبار (کاروبار، ٹرانزیکشن، پروڈکٹ) میں کر سکتا ہے جو بینک کے شریعہ ایڈوائزر سے منظور شدہ ہو۔ یہ درست ہے کہ سرمایہ کار مضارب کو یہ اختیار دے سکتا ہے کہ وہ جس کاروبار اور تجارت میں پیسہ لگانا چاہے لگا سکتا ہے یا جس علاقے میں مناسب سمجھے کاروبار کر سکتا ہے لیکن مضارب کی طرف سے سرمایہ کار کا یہ حق سلب کیا جانا غیر منصفانہ اقدام ہے جس کی تائید نہیں کی جاسکتی۔

چوتھا اصول

مضاربہ میں سرمایہ کار یہ گارنٹی تو طلب نہیں کر سکتا کہ اسے اتنے فیصد منافع ہر حال میں ادا کیا جائے گا خواہ مضارب کو فائدہ ہو یا نقصان کیونکہ ایسا منافع سود کے زمرے میں داخل ہونے کی وجہ سے ناجائز ہوگا لیکن وہ مضارب سے یہ گارنٹی لے سکتا ہے کہ وہ اپنا فرض پوری دیانتداری اور تندہی سے ادا کرے گا اور ان شرائط کے مطابق ہی کاروبار کرے گا جو فریقین کے مابین طے ہوئی ہیں اور اگر معاہدے میں طے شدہ شرائط کی خلاف ورزی یا اس کی غفلت اور بے احتیاطی کی وجہ سے کوئی نقصان ہوا تو وہ اس کا ازالہ کرے گا جیسا کہ المعاییر الشرعیہ میں ہے: ''ربّ المال مضارب سے کافی اور مناسب ضمانتیں لے سکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ رب المال ان ضمانتوں کو اسی صورت نافذ کرے گا جب مضارب کی زیادتی یا کوتاہی یا عقد مضاربہ کی شرائط کی خلاف ورزی ثابت ہو جائے۔ خود اسلامی بینک بھی سیکورٹی ڈپازٹ کے بغیر اپنے کلائنٹ کے ساتھ اجارہ وغیرہ کا معاملہ نہیں کرتے لیکن ایک بھی اسلامی بینک ایسا نہیں جو اپنے ڈپازٹر کو یہ گارنٹی دیتا ہو۔

پانچواں اصول

کتبِ فقہ میں مضاربہ کی بحث میں ایک اصول یہ بھی بیان ہوا ہے کہ مضاربہ کی بنیاد پر لئے گئے سرمائے سے صرف تجارت (Trading) ہی کی جاسکتی ہے، تجارت کے علاوہ اسے کسی اور مقصد کیلئے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ چنانچہ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''عقد مضاربہ کا تقاضا یہ ہے کہ مضارب خرید وفروخت کے ذریعے ہی مال میں تصرف کرے لہٰذا جب وہ اس طرح مضاربہ کرے کہ وہ اس مال سے کھجوروں کے درخت خریدے گا اور ان سے پھل حاصل کرے گا تو یہ جائز نہیں ہوگا کیونکہ قید یہ ہے کہ کامل تصرف خرید وفروخت کے ذریعے ہو اور دوسری وجہ یہ ہے کہ مضاربہ ان معاملات کے ساتھ مختص ہے جہاں مال میں اضافہ خرید وفروخت کے نتیجے میں ہو جبکہ کھجوروں میں یہ اضافہ خرید وفروخت کے نتیجے میں نہیں اس لیے اس کا مضاربہ باطل ٹھہرا اور یہ مساقات کا معاملہ بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ اس صورت میں یہ کھجوروں کی ملکیت وجود میں آنے سے پہلے مجہول درختوں پر عقد ہوگا۔ اسی طرح اگر اس طرح مضاربہ کرلے کہ وہ جانور یا مویشی خریدے گا جو بذات خود اس کے پاس محفوظ ہوں گے مگر ان کی پیداوار حاصل کرے گا تو یہ بھی جائز نہیں ہوگا۔ وجہ وہی ہے جو ہم نے اوپر ذکر کی ہے یعنی یہ نفع خرید وفروخت کے نتیجے میں حاصل نہیں ہوا۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

''اس کا مطلب یہی ہے کہ مضاربہ کا مال تجارتی سرگرمیوں کے علاوہ دوسری پیداواری سکیموں میں استعمال نہیں ہو سکتا جیسے کوئی اس بات پر مضاربہ کرلے کہ وہ گندم خرید کر اسے پیسے گا اور روٹی پکا کر اسے بیچے گا اور نفع دونوں میں تقسیم ہوگا تو یہ مضاربہ فاسدہ ہوگا کیونکہ یہ نفع تجارت کے ذریعے حاصل نہیں ہوا بلکہ اس نے خود مال سے جنم لیا ہے'' امام ابوالقاسم عبدالکریم الرافعی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''یعنی مضاربہ کے مال سے صرف تجارت کی جاسکتی ہے دوسرے نفع بخش کاموں میں لگانے کی اجازت نہیں کیونکہ مضاربہ وہاں ہوتا ہے جہاں اجارہ نہ ہو سکے اور وہ تجارت ہے۔ جہاں اجارہ ہو سکے وہاں مضاربہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ فقہائے حنفیہ کے نزدیک بھی مضاربہ کا مال صرف تجارت اور اس سے متعلقہ سرگرمیوں میں ہی لگایا جاسکتا ہے، چنانچہ فقہ حنفی کی مشہور کتاب ہدایہ میں ہے:

''مضاربہ کا عقد تجارتی سرگرمیوں کو ہی شامل ہے جبکہ یہ (ایک خاص مسئلہ کی طرف اشارہ) تاجروں کا کام نہیں ہے۔'' دوسری جگہ ایک مسئلہ کی وضاحت میں لکھتے ہیں:

''کہ یہ امام محمد اور امام ابوحنیفہ ؒ کے نزدیک اس لیے جائز نہیں کہ یہ تجارت میں شامل نہیں اور عقد مضاربہ کا مقصد صرف تجارت میں کسی کو ایجنٹ بنانا ہے۔''

مزید لکھتے ہیں:

''جب یہ تجارت نہیں ہے تو مضاربہ میں بھی شامل نہیں ہے''۔

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائنمنٹس کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

03345504551 Download FreeAssignments from solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

علامہ زکریا انصاری رحمہ اللہ رقم طراز ہیں:

’’اگر کوئی اس طرح مضاربہ کرے کہ وہ دراہم سے کھجوروں کے درخت خریدے گا تا کہ ان کی ا?مدن حاصل کرے اور نفع دونوں کے درمیان تقسیم ہو تو یہ بھی جائز نہیں ہوگا کیونکہ اس صورت میں جو نفع حاصل ہوا ہے وہ مضارب کے تصرف کا نتیجہ نہیں ہے وہ تو خود مال کا کمال ہے۔ جب کہ اسلامی بینک مضاربہ کی بنیاد پر لیا گیا سرمایہ اجارہ وغیرہ میں بھی لگاتے ہیں جس سے اسلامی بینکوں میں رائج مضاربہ مشکوک قرار پاتا ہے۔ چونکہ اس نقطہ نظر کے حق میں دلائل نہیں ہیں اس لیے اسلامی بینکاری کے حامی بھی یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ بنیادی طور پر مضاربہ تجارت میں ہی ہوتا ہے۔ زرعی اور صنعتی منصوبوں میں اس کا استعمال اس کے مفہوم میں وسعت پیدا کر کے کیا جانے لگا ہے۔ چنانچہ المعاییر الشرعی میں ہے. ’’مضاربہ ان طریقوں میں سے ہے جو زیادہ تر تجارت میں استعمال کیا جاتا ہے پھر اس کے استعمال میں وسعت پیدا ہوگئی یہاں تک کہ تجارتی، زرعی اور صنعتی سرمایہ کاری وغیرہ کو بھی شامل ہوگیا۔ مضاربہ کے مفہوم میں یہ وسعت کس نے پیدا کی، کب کی اور کس بنیاد پر کی؟ اسلامی بینکوں کے مفتیان کرام اس بارے میں بالکل خاموش ہیں۔

چھٹا اصول۔

مضاربہ میں نفع کا صحیح اندازہ تب ہی ہوسکتا ہے جب مضاربہ کاروبار کے غیر نقد اثاثوں کو بیچ کر نقد میں تبدیل کر لیا جائے۔ اسی لئے ماہرین شریعت یہ کہتے ہیں کہ لیکویڈیشن سے پہلے منافع کی تقسیم درست نہیں ہے۔ چنانچہ معروف حنفی فقیہ جناب علامہ علاوالدین کاسانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

’’مضاربہ میں نفع کی تقسیم کی شرط یہ ہے کہ ربّ المال اپنے را?س المال پر قبضہ کر لے۔ چنانچہ اصل سرمائے کو قبضہ میں لینے سے قبل نفع کی تقسیم درست نہیں ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر لیکویڈیشن کے بغیر منافع تقسیم کر دیا جائے اور بعد میں مال ضائع یا بازار میں مندی ہو جائے تو اس سے رب المال کو نقصان اٹھانا پڑے گا۔ کیونکہ اصول یہ ہے کہ اگر کسی کاروبار کو ایک مدت کے دوران نقصان اور دوسری مدت کے دوران منافع ہو تو پہلے اس منافع سے نقصان کو پورا کیا جائے گا اور اگر نفع کی کوئی رقم باقی بچ رہی ہو تو وہ ربّ المال اور مضارب کے درمیان طے شدہ فارمولے کے مطابق تقسیم ہوگی۔ لیکویڈیشن سے قبل منافع کی تقسیم کی صورت میں چونکہ مضارب سابقہ مدت کے نفع سے اپنا حصہ وصول پا چکا ہوتا ہے جس کی واپسی کا مطالبہ فریقین کے مابین نزاع اور کشیدگی کا سبب بن سکتا ہے اس لئے لیکویڈیشن سے پہلے منافع کی تقسیم کا عمل درست نہیں ہوسکتا۔ اسلامی بینکوں میں چونکہ رقمیں جمع کرانے اور نکالنے کی کوئی تاریخ متعین نہیں ہے کہ تمام اکاونٹ ہولڈر اسی ایک تاریخ میں رقمیں جمع کرائیں اور نکالیں بلکہ یہ عمل مسلسل جاری رہتا ہے اس لئے منافع کی تقسیم سے قبل غیر نقد اثاثوں کو بیچ کر نقد میں تبدیل کرنے کی نوبت نہیں اتی، صرف ان اثاثوں کی بازاری قیمت کا اندازہ کیا جاتا ہے، عملا کاروبار ختم نہیں ہوتا۔ یہ طریقہ علامہ کاسانی رحمہ اللہ کی بیان کردہ شرط کا تقاضا پورا کرتا ہے یہ غور طلب پہلو ہے جس کا باریک بینی سے جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔

اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔